تحفظِ حقوقِ نسواں بل

پس پردہ مقاصد اور ہمارا لائحۂ عمل

پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے اعتبار سے تیسرا بڑا سانحہ یکم دسمبر **2006**ء کو پیش آیا۔ اِس تاریخ کو صدر پرویز مشرف نے قرآن وسنت کے منافی نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل پر دستخط کر کے اِسے ملکی قوانین کا حصہ بنا دیا۔ اِس سلسلہ کا پہلا سانحہ **1962**ء میں وقوع پذیر ہوا تھا جب کہ ملک میں رائج عائلی قوانین میں قرآن وسنت کے خلاف ترامیم داخل کر دی گئیں تھیں۔ پھر دوسرا سانحہ اُس وقت رونما ہوا جب بینک انٹرسٹ کو سود قرار دینے کے حوالے سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو **2002**ء میں منسوخ کر دیا گیا۔

نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل کے نفاذ کے لئے حکومت نے غیر معمولی تیزی دکھائی۔ جون **2006**ء میں حدود آرڈی نینس کے خلاف ایک مہم کا آغاز کیا گیا اور صرف چھ ماہ کے عرصہ میں اِس مہم کو منطقی انجام تک پہنچا کر حدود آرڈی نینس ہی میں نہیں بلکہ حدود اللہ میں ترمیم کا بل نافذ کر دیا گیا۔ آیئے سمجھتے ہیں کہ اِس بل کے نفاذ کے پس پردہ مقاصد کیا ہیں؟

پس پردہ مقاصد

نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل کی منظوری کے حوالے سے ہماری حکومت نے غیر معمولی تیزی مغرب کے دباؤ کے تحت دکھائی۔ ہماری حکومت مغرب کی سب سے بڑی آلۂ کار ہے، اُس کے سامنے پوری طرح سے سجدہ ریز ہے اور اِس وقت پوری دنیا میں مغرب کے احکامات کی بجا آوری میں نمبر ایک ہونے کا اعزاز حاصل کیے ہوئے ہے۔ باجوڑ کے مدرسہ پر امریکہ حملہ کرتا ہے اور ہم اس کی ذمہ داری اپنے سر لے لیتے ہیں، برطانوی وزیر اعظم کے احترام میں شاہ فیصل مسجد میں ’’اذانِ تکبیر‘‘ بلند نہیں ہونے دیتے اور برطانوی نژاد قاتل کو راتوں رات خصوصی طیارے سے لندن بھیج دیتے ہیں۔ مغرب کے حوالے سے ہماری تابعداری کے یہ

تازہ ترین مظاہر ہیں ورنہ نائن الیون کے بعد ہم نے مغرب کی غلامی میں بے شمار کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ مغرب کی خواہشات کی تکمیل کے حوالے سے دو مقاصد ہیں جو نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل کے نفاذ سے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔

☆ **پہلا مقصد :**

نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل عالمِ اسلام کے خلاف مغرب کے شرمناک ایجنڈے کی تکمیل کے لئے ایک اہم پیش رفت ہے۔ عالمِ اسلام پر مغرب کے غلبے کے تین پہلو ہیں۔ پہلا ہے سیاسی اعتبار سے عالمِ اسلام کو اپنا محکوم بنانا۔ مغرب نے پہلے اپنی زبردست عسکری صلاحیت کے ذریعہ عالمِ اسلام کے زیر اثر علاقوں پر قبضہ کیا اور دین و مذہب کا فرق قائم کر کے انسانی حاکمیت پر مبنی سیکولر نظامِ حکومت نافذ کر دیا۔ پھر یہاں اپنا نظامِ تعلیم رائج کیا۔ جب اس نظام سے فارغ ہو کر ایسی افرادی قوت میسر آ گئی جو مغربی اقدار کے مطابق نظامِ حکومت چلا سکے تو اقتدار اِس کے حوالے کر دیا گیا۔ گویا پہلے وائسرائے مغربی ممالک سے آتا تھا اب یہیں سے فراہم ہو گیا، بقولِ شاعر :

تو نے اپنا بنا کے چھوڑ دیا
کیا اسیری ہے؟ کیا رہائی ہے؟

مغرب کے غلبہ کا دوسرا پہلو ہے معاشی اعتبار سے عالمِ اسلام کو اپنے استبدادی شکنجے میں جکڑ لینا۔ یہ منصوبہ سودی قرضوں کے جال میں پھانس کر مکمل کیا گیا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ضلعی حکومتوں کو بھی مغربی مالیاتی ادارے قرضے دے رہے ہیں تاکہ وہ نچلی سطح تک اپنے شکنجہ کو کس سکیں۔ آج ہم اپنے مختلف سطح کے بجٹ بنانے کے لئے اِن مالیاتی اداروں کے دستِ نگر ہیں اور نتیجتاً تمام معاشی پالیسیاں اِن اداروں کی ہدایات کے مطابق ہی وضع کی جا رہی ہیں۔

مغربی استعمار کے غلبہ کا تیسرا پہلو ہے معاشرتی۔ اِس اعتبار سے مغرب کو خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ ہمارے ہاں خاندانی نظام مستحکم تھا اور شرم وحیا کی اقدار کے ساتھ وابستگی اتنی

مضبوط تھی کہ مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب کے اثرات خاصے محدود رہے۔اب مغرب اسی پہلو کے اعتبار سے بڑی شدت کے ساتھ عالمِ اسلام پر حملہ آور ہے۔اُس نے **Social Engineering** کے عنوان سے ایک شیطانی ایجنڈا عالمِ اسلام کی معاشرتی اقدار کے خلاف مرتب کیا۔یہ شیطانی ایجنڈا **1994**ء میں عالمِ اسلام کے انتہائی مغرب میں واقع شہر، قاہرہ میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں پیش کیا گیا۔اس اجلاس کو قاہرہ کانفرنس کا نام دیا گیا۔اس ایجنڈے کے نفاذ کے طریقہ ٔ کار پر مزید غور وفکر **1995**ء میں عالمِ اسلام کے انتہائی مشرق میں واقع شہر، بیجنگ میں ''بیجنگ کانفرنس'' کے دوران ہوا۔آخر کار اِس ایجنڈے کے نفاذ کا فیصلہ ''**بیجنگ پلس 5**'' کانفرنس میں ہوا جو نیویارک میں جون **2000**ء میں منعقد ہوئی۔اِس شیطانی ایجنڈے کے اہم نکات حسبِ ذیل ہیں :

i- ہم جنس پرستی :

ہم جنس پرستی کوئی گناہ اور جرم نہیں بلکہ انسان کا بنیادی حق ہے۔چنانچہ ایسے قوانین، عوامل اور طریقِ کار کو فروغ دیا جائے گا اور اُنہیں لاگو کیا جائے گا جو جنس، نسل، مذہب وعقیدہ کی بناء پر جنسی رجحانات سے متعلق امتیازات کی نفی کرتے ہوں۔اقوامِ متحدہ سے مطالبہ کیا گیا کہ جنسی رجحانات کے خلاف ایسے تمام عوامل اور قوانین ختم کیے جائیں جو ہم جنس پرستی کو جرم قرار دیتے ہوں۔دنیا کے مختلف ثقافتی، سیاسی وسماجی نظاموں میں خاندانی نظام کے تحت ہم جنس پرستوں کے خاندان بھی شامل کیے جائیں اور اِنہیں بالکل مساوی درجہ اور حقوق دیئے جائیں۔

ii- خاندان کے ادارے کی تباہی :

خاندانی نظام کا حلیہ بگاڑنے کے لئے شیطانی ایجنڈے میں طے کیا گیا کہ :

- خواتین پر بچوں کی ولادت اور افزائشِ نسل کے کام کا جو دہرا بوجھ ہے، اِنہیں اِس کی مناسبت سے معاوضہ دیا جائے تاکہ اُن کی غربت میں کمی واقع ہو۔
- خواتین کو حق ہونا چاہئے کہ وہ اپنی مرضی سے گھریلو کام کاج سے انکار کردیں۔

- بیوی کی مرضی کے بغیر شوہر کا جنسی خواہش پوری کرنے کی کوشش ''جرم'' شمار ہوگا جسے جبری عصمت دری (**Marital Rape**) کہا جائے گا۔ایسی خاندانی عدالتیں قائم کی جائیں اور قوانین وضع کیے جائیں جو اِس طرح کے جنسی جرائم کی بیخ کنی کریں۔
- شوہر کی طرح بیوی کو بھی طلاق دینے کا حق دیا جائے۔

iii- عصمت فروشی :

عصمت فروشی جائز ہے اور ''عصمت فروش خواتین'' درحقیقت جنسی کارکن (**Sex Workers**) یا مزدور ہیں۔دنیا کو اُنہیں مزدور تسلیم کرکے اُن کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

iv- مساوی حق وراثت :

تمام قومی قوانین اور انتظامی امور کے ذریعہ یقینی بنایا جائے کہ عورت کو مردوں کی طرح معاشی ذرائع، جائیداد اور وراثت میں برابر کا حصہ دیا جائے گا۔

v- زنا اور اسقاطِ حمل :

شادی شدہ یا غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو زنا اور اسقاطِ حمل کا حق دیا جائے۔خواتین کو اسقاطِ حمل اور وضعِ حمل کی آزادی ہوگی۔البتہ وضعِ حمل کی صورت میں مرد اُنہیں اِس کا معاوضہ دینے کے پابند ہوں گے۔

یہ ہے وہ شیطانی ایجنڈا جس کی طرف پیش رفت کے لئے حکومت نے نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل نافذ کیا ہے جو درحقیقت فروغِ بے حیائی بل ہے۔قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگاہ فرمادیا کہ اگر تم کفار کی باتیں مانو گے تو وہ تمہیں گمراہ کرکے چھوڑیں گے۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ (البقرۃ : ۱۰۹)

''اہلِ کتاب میں سے اکثر یہ چاہتے ہیں کہ لوٹا دیں تمہیں تمہارے ایمان کے بعد حالتِ کفر میں۔یہ حسد ہے اُن کے جیوں کا اس کے بعد کہ اُن کے لئے حق واضح ہو چکا ہے''۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلٰٓى أَعْقٰبِكُمْ

فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰكُمۡ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿﴾

(آلِ عمران: ۱۴۹-۱۵۰)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہنا مانو گے اُن لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا ہے تو وہ تمہیں لوٹا دیں گے تمہاری ایڑیوں پر (یعنی الٹے پاؤں) اور پھر تم پلٹ کر ہو جاؤ گے خسارہ پانے والے بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ (مددگار، پشت پناہ) ہے اور وہ بہترین مدد فرمانے والا ہے"۔

☆ دوسرا مقصد :

نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل کے نفاذ کا دوسرا مقصد اِس خطہ کے معدنی وسائل سے استفادے اور تجارتی مقاصد کے لئے آنے والے اہلِ مغرب کو عیاشی کی سہولیات فراہم کرنا اور اس حوالے سے موجود کسی بھی رکاوٹ کو دور کرنا ہے۔ امریکہ، نیٹو میں شامل مغربی ممالک اور بھارت، وسطی ایشیا، افغانستان اور بلوچستان کے معدنی وسائل اور تیل سے استفادہ کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اِن منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے وہ چاہتے ہیں کہ :

i- خطہ میں امن وامان کو یقینی بنایا جائے۔ اِسی لئے طالبان کو پیشکش کی گئی تھی اگر وہ مذکورہ بالا منصوبوں کی تکمیل کے لئے تعاون کریں تو اُن پر سونے کی بارش کردی جائے گی۔ اگر انہوں نے یہ پیش کش قبول نہ کی تو پھر اُنہیں بموں کی بارش کا سامنا کرنا ہوگا۔ طالبان نے انکار کیا اور اسی بنا پر ان کے خلاف سفاکانہ کاروائی کی جارہی ہے۔ طالبان اب تک مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں اور مغرب کے منصوبوں میں کامیابی کے ساتھ رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ دوسری طرف حکومتِ پاکستان بھی مغرب کے دباؤ کے زیرِ اثر شمالی علاقہ جات میں آپریشن کر رہی ہے لیکن ابھی تک مجاہدین کے خلاف کامیابی حاصل نہیں کرسکی۔

ii- خطہ میں نقل وحمل کی سہولیات کو جدید معیارات کے مطابق بنایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور خاص طور پر بڑے شہروں میں بین الاقوامی معیار کے مطابق سڑکوں، فلائی اووَرز، پل، ایکسپریس ویز اور موٹر ویز کی تعمیرات بڑے اہتمام سے جاری ہیں۔ خاص

طور پر کراچی میں پورٹ تا ہائی وے، لیاری ایکسپریس وے کا منصوبہ زیرِ تعمیر ہے۔ بھارت کے ساتھ سفری راستے کھولے جارہے ہیں جہاں سے پہلے مسافر بسیں اور ٹرینیں چلائی جارہی ہیں اور بعد میں یہی راستے گڈز ٹرینوں اور ٹرکوں کی آمد ورفت کے لئے استعمال ہوں گے۔

iii- پاکستان اور افغانستان میں ایسے تمام قوانین کو ختم کیا جائے جو عیاشی اور بے حیائی کے فروغ میں رکاوٹ بنتے ہوں۔ کراچی کے جزیروں کو عیاشی کے اڈے بنا دیا جائے تاکہ اہلِ مغرب کے لئے اِس خطہ میں تجارت کے ساتھ ساتھ عیاشی کا بھی پورا سامان میسر ہو۔

iv- پاکستان اور افغانستان میں غربت کی شرح میں میں اضافہ کیا جائے تاکہ غریب پیٹ کی خاطر عصمت فروشی پر مجبور ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں پٹرولیم کی مصنوعات اور عام استعمال کی اشیاء یعنی آٹا، چینی، دودھ، سبزیاں، دالیں اور اناج کو خاص طور پر مہنگا کیا جارہا ہے۔

پاکستان کی حکومت اس خطہ کے معدنی وسائل سے استفادے کے مذکورہ بالا مغربی منصوبوں کی تکمیل اور اس خطہ میں عیاشی کے لئے تمام سہولیات کی فراہمی میں بے پناہ معاشی فوائد دیکھ رہی ہے۔ لہٰذا حکومت ان معاشی فوائد کے حصول کے لئے اپنا دین، ایمان، شرم اور حیا، سب کچھ بیچنے کو تیار ہے۔ اسی لئے نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل نافذ کیا جارہا ہے۔ درحقیقت یہ فروغِ بے حیائی بل ہے لیکن دھوکہ دینے کے لئے اسے تحفظِ حقوقِ نسواں بل کا نام دیا گیا ہے تاکہ خواتین کی ہمدردیاں اور آئندہ انتخابات میں اُن کے ووٹ حاصل کیے جاسکیں۔

ہمارا لائحہ عمل

حکومت نے جس تیزی سے اس بل کو نافذ کیا ہے اور اب بعض حکومتی عہدیدار جس ڈھٹائی کے ساتھ اس بل کی منظوری کو اپنا کارنامہ قرار دے رہے ہیں، اِس پر دین کا درد رکھنے والے شدید مایوسی اور حسرت سے دوچار ہیں۔ حالات کی اِس ستم ظریفی کے زیرِ اثر ایک رائے یہ

سامنے آتی ہے کہ حکومت کے اِس اقدام کے خلاف آواز اٹھانا بے سود ہے۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ سانپ گزر گیا اب لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ۔ لیکن یہ رائے درست نہیں۔ ہمیں حکومت کے قرآن وسنت کے منافی اِس اقدام کے خلاف وہ سب کچھ کرنا چاہیئے جو ہم کر سکتے ہیں۔ ہمیں قرآنِ حکیم اور ارشاداتِ نبوی ﷺ سے یہی رہنمائی ملتی ہے۔

☆ **قرآنِ حکیم کی ہدایات :**

قرآنِ حکیم ہم پر زور دیتا ہے کہ منکرات اور قرآن وسنت کی خلاف ورزیوں کے خلاف مزاحمت میں اپنی تمام دستیاب صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤ تاکہ :

i – آخرت میں جواب دہی کے وقت شرمندگی سے بچا جا سکے، جیسا کہ سبت کے قانون میں زیادتی کرنے والوں کو باز رکھنے والوں نے کہا تھا مَعۡذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمۡ (سورہ ٔاعراف آیت 164) ہم تمہیں برائی سے روک رہے ہیں تاکہ روزِ قیامت تمہارے رب کے سامنے عذر پیش کر سکیں کہ اے اللہ! ہم تیری نافرمانیوں کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔

ii – اِس امید پر کہ شاید کسی وقت کی بات اربابِ اختیار پر اثر کر جائے اور وہ اپنے کیے پر نادم ہوں۔ جیسا کہ سبت کے قانون میں زیادتی کرنے والوں کو باز رکھنے والوں نے کہا تھا لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ (سورہ ٔاعراف آیت 164) یعنی شاید نافرمانی کرنے والے باز آجائیں۔ چوہدری شجاعت صاحب اور حکومتی جماعت کے کچھ ارکان نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل پر علمائے کرام کے اعتراضات سن رہے ہیں اور امید کی ایک کرن سی ہے کہ شاید اس بل میں قرآن وسنت کے خلاف ترامیم کی اصلاح کر دی جائے۔

iii – قرآن وسنت سے بغاوت کرنے والوں پر اتمامِ حجت کی جا سکے۔ ختمِ نبوت سے قبل اتمامِ حجت کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو مبعوث فرماتا تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

رُسُلًا مُّبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿ (النساء: ۱۶۵)

''رسول تھے بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے تاکہ نہ رہے لوگوں کے پاس

اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت رسولوں کے آنے کے بعد اور اللہ زبردست ہے کمالِ حکمت والا''۔

ختمِ نبوت کے بعد اتمامِ حجت کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا ﴿ (البقرة : 143)

''اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول (آخر الزماں ﷺ) تم پر گواہ بنیں''۔

اگر ہم نے قرآن وسنت کی روشنی میں دلائل کے ساتھ تحفظِ حقوقِ نسواں بل میں شامل غیر شرعی ترمیمات کو واضح نہ کیا تو روزِ قیامت بل منظور کرنے والے اللہ کی عدالت میں ہمارے خلاف فریاد کریں گے کہ اِنہوں نے باوجود علم کے ہماری اصلاح نہ کی۔

iv – دنیا کی رسوائی اور عذاب سے نجات کے لئے۔ قرآنِ حکیم میں اللہ نے واضح فرمایا کہ جب کوئی قوم اپنی سرکشی کی وجہ سے اللہ کے غضب کا شکار ہوئی تو ایسے میں رسوائی اور عذاب سے نجات صرف اُن کو ملی جو اللہ کی نافرمانیوں سے روکتے تھے۔ بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ میں سے سبت کے قانون میں زیادتی کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہوا :

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖۤ اَنۡجَيۡنَا الَّذِيۡنَ يَنۡهَوۡنَ عَنِ السُّوۡٓءِ وَاَخَذۡنَا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا بِعَذَابٍۭ بَـئِيۡسٍۭ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿ (الاعراف:۱۶۵)

''جب اُنہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ بُرائی سے منع کرتے تھے اُن کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے اُن کو بُرے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کئے جاتے تھے''۔

سورہ ٔہود میں کئی نافرمان قوموں پر عذاب کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

فَلَوۡلَا كَانَ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اُولُوۡا بَقِيَّةٍ يَّنۡهَوۡنَ عَنِ الۡفَسَادِ فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّنۡ اَنۡجَيۡنَا مِنۡهُمۡ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَاۤ اُتۡرِفُوۡا فِيۡهِ وَكَانُوۡا

مُجْرِمِیْنَ (ھود:۱۱۶)

’’تو جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ان میں ایسے ہوشمند کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد کرنے سے روکتے سوائے چند کے جن کو ہم نے بچالیا اور جو ظالم تھے انہوں نے پیروی کی ایسی باتوں کی جن میں عیش و آرام تھا اور وہ مجرم لوگ تھے‘‘۔

اِسی حوالے سے سورۃ المائدۃ میں ارشاد ہوا :

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ط ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ کَانُوْا لَا یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ ط لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ (المائدۃ:۷۸-۷۹)

’’جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے اُن پر داوٗدؑ اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بُرے کاموں سے جو وہ کرتے تھے۔ بلاشبہ برا ہوا وہ عمل جو وہ کر رہے تھے‘‘۔

۷- ہمارا شمار بھی اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والوں میں ہو سکے۔ ایسا کرنے والے اللہ کے سچے مومن بندوں میں شامل ہیں جن کے لئے خوش کن بشارتیں ہیں :

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاکِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (التوبہ: 112)

’’وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، دنیوی لذتوں کو ترک کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں‘‘۔

☆ ارشاداتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی :

نبی اکرم ﷺ کے ارشادات سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ اگر کسی منکر کو ہاتھ سے روکنے کی قوت نہ ہو تو زبان سے اِس کے خلاف جدوجہد کی جائے :

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِ یْمَانِ (مسلم)

’’تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے پس اُسے چاہیئے کہ اِسے اپنے ہاتھ سے روک دے، پھر اگر وہ اِس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روک دے، پھر اگر وہ اِس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں اِسے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے‘‘۔

جو لوگ منکرات کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے اور اپنی ذاتی نیکی ہی میں مگن رہتے ہیں ان کے لئے شدید وعید آپ ﷺ کے اس اِرشاد میں ہے :

اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَ کَذَا بِاَھْلِھَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ (بیہقی)

’’اللہ تعالیٰ نے حکم دیا جبرائیلؑ کو کہ فلاں شہر کو مع اُس کے باشندوں کے اُلٹ دو۔ جبرائیلؑ نے عرض کی: اے پروردگار! اُن لوگوں میں تو تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کے دوران (یعنی ایک لمحہ) بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُس شہر کو دیگر باشندوں کے ساتھ اُس پر بھی الٹ دو، کیوں کہ (شہر والوں کے کرتوتوں پر) میری خاطر اُس کا چہرہ ایک گھڑی بھی متغیر نہیں ہوا‘‘۔

کیا کیا جائے؟

i- علمائے کرام سے درخواست کی جائے کہ وہ اُس وقت تک نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل کے خلاف جدوجہد اُس وقت تک جاری رکھیں جب تک حکومت اس بل میں شامل قرآن وسنت کے خلاف ترامیم کو ختم نہیں کرتی۔ سیکولر طبقہ اس بل کے حوالے سے یہ رائے رکھتا ہے کہ ’’بالآخر ابتداء ہوئی – منصفانہ سوچ کی‘‘۔ گویا یہ طبقہ اِس سے بھی زیادہ شرمناک اقدامات کرنے کے ناپاک عزائم رکھتا ہے۔ اگر ہم نے اس معاملہ میں بھرپور اور فیصلہ کن

احتجاج نہ کیا تو معاملات مزید سے مزید بگڑتے جائیں گے۔ از روئے قرآنِ حکیم یہ علمائے کرام کی اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ احکاماتِ شریعت کی حفاظت کے لئے اپنا کردار ادا کریں :

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿ (المائدۃ : 44)

''بیشک ہم نے ہی تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت بھی تھی اور نور بھی۔ اِسی کے مطابق انبیاء جو (اللہ کے) فرمانبردار تھے یہودیوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے اور صوفیاء اور علماء بھی کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے، تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا اور جو اللہ کے نازل کردہ کلام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں''۔

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿ (المائدۃ: ۶۳)

''تو کیوں نہیں روکتے اُنہیں اُن کے صوفیاء اور علماء گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے۔ برا ہے وہ عمل جو وہ کر رہے ہیں''۔

الحمدللہ علمائے کرام اپنی ذمہ داری بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔ اُنہوں نے اربابِ اختیار اور عوام کو آگاہ کر دیا ہے کہ نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل میں کہاں کہاں قرآن وسنت سے انحراف ہوا ہے۔ پھر وہ اربابِ اختیار اور حکومت کی حلیف جماعتوں سے درخواست کر رہے ہیں کہ مسئلہ کو سیاسی رنگ نہ دیا جائے اور افہام وتفہیم کے ساتھ بل میں موجود قرآن وسنت سے انحراف والی ترمیمات کو کالعدم کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ

علمائے کرام کو استقامت کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان کا ساتھ دینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

ii- ہمیں چاہیئے کہ ہم متعلقہ کتابچوں، کیسٹس، CDs اور ندائے خلافت کے خصوصی شمارے کے ذریعہ عوام میں آگہی پیدا کریں کہ اس نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں بل کے ذریعہ قرآن و سنت سے کیا بغاوت ہوئی ہے؟ اِس کی افادیت یہ ہے کہ حکومت کے اس اقدام کے خلاف رائے عامہ ہموار ہوگی اور اگر معاملہ افہام تفہیم سے حل نہ ہوا تو تحریک کے لئے ذہن سازی ہوگی اور فضا سازگار ہوتی چلی جائے گی۔

حرفِ آخر؟

ہمیں سیکولر طبقہ کی شریعت کے خلاف مسلسل جدوجہد سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ طبقہ غلط مقاصد کے لئے بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ سرگرمِ عمل ہے اور ہم وقتی جوش دکھا کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ بقولِ اقبال :

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

سیکولر طبقہ اپنی سرگرمیوں سے ہلاکت کا سامان کر رہا ہے جبکہ ہم نے اگر خلوص کے ساتھ اللہ کی حدود کی حفاظت کی جدوجہد کی تو ہمیشہ ہمیش کے اجر سے فیضیاب ہوں گے۔ ہمیں اللہ کے اس ارشاد کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿ (آلِ عمران:۲۰۰)

''اے ایمان والو! صبر کی روش اختیار کرو اور صبر کے معاملے میں (اپنے مخالفین پر) بازی لے جاؤ اور باہم متحد رہو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔